تقریر

تقریر بابت خدام الاحمدیہ
وقت 5-7 منٹ

آج کا نوجوان بطور ایک اُمید کے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (التحریم:7)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

سامعین کرام! میری تقریر کا عنوان ہے۔ آج کا نوجوان بطور ایک اُمید کے۔

ہر دور میں قوموں کی اُمیدیں اپنے نوجوانوں سے وابستہ رہی ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو کسی بھی مِلّت کی روح، اُسکا حال اور اُس کا مستقبل ہوتا ہے۔ نوجوانی کا زمانہ جوش، ولولے، جذبے اور جستجو کا دور ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان میں خواب دیکھنے کا حوصلہ بھی ہوتا ہے اور انہیں پورا کرنے کا جنون بھی۔ مگر آج، اسی نوجوان نسل کو دیکھ کر سوالات جنم لیتے ہیں۔ کیا یہ نوجوان واقعی ہماری اُمید ہیں؟۔ یا وہ بے سمتی کے ایک ایسے راستے پر چل پڑے ہیں جہاں منزل صرف المیہ ہے؟ چونکہ احمدی نوجوان ہمیشہ جماعت، قوم اور مِلّت کے لئے بطور اُمید کے رہا ہے اِس لئے ہم اِسی مثبت پہلو کو ہی زیرِ بحث لائیں گے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا۔ عادل عُمّال اور وہ نوجوان جس نے اطاعت الٰہی میں پرورش پائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے:

”سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں اُس دن جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا: 1: امام عادل، 2: وہ جوان جس کی نشو و نما ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی، 3: وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا ہوا ہے، 4: وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں، اُسی محبت پر ملتے اور اُسی پر جدا ہوتے ہیں، 5: وہ شخص جس کو کسی جاہ و جمال والی عورت نے بلایا اور اُس نے کہہ دیا کہ مَیں تو اللہ سے ڈرتا ہوں، 6: وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، 7: وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہنے لگ گئیں۔“

(صحیح بخاری کتاب الحدود)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نوجوان صحابہؓ کو ایسے صیقل کیا کہ وہ سونے کی ڈلی بن گئے۔ پھر انہوں نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان کی قربانیاں بھی دیں اور ان نوجوان صحابہ کے خون نے اسلام کی کھیتی کو سینچا اور اس چمن کی آبیاری کی۔

سامعین! حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ہمیں زندگی کا نصب العین ملا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ سے اگر ہم اُن کی جوانی کے ایام کا جائزہ لیں، تو اُن میں نسلِ نو کے لیے بہترین زندگی گزارنے کے گُر پوشیدہ ہیں، جن پر عمل کر کے نوجوان اپنے معاملاتِ زندگی دُرست کر سکتے ہیں اور معاملات کی یہ دُرستی صرف اعمالِ صالح کے لیے نہیں، بلکہ معاشرے میں موجود بگاڑ کے سُدھار میں بھی کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں۔ تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دِن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 562)

سامعین! خلافتِ احمدیہ نے نوجوانوں کی تربیت، اصلاح اور رہنمائی کو ہمیشہ خاص اہمیت دی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”اگر تم چاہتے ہو کہ قوم ترقی کرے تو نوجوانوں کو قرآن سکھاؤ۔ قرآن میں طاقت ہے، روشنی ہے برکت ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانیٔ تنظیم خدام الاحمدیہ نے فرمایا۔

”ایک مقصد مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔“

(الفضل 17/ فروری 1939ء)

پھر آپؓ فرماتے ہیں۔

”وہی قوم زندہ سمجھی جاسکتی ہے جس کی آنیوالی پود زیادہ عزم والی ہوتی ہے۔ جس کی آنے والی پود زیادہ قربانی کرنیوالی ہوتی ہے۔ جس کی پود نظم پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔“

(الفضل 30/ اکتوبر 1950ء)

قوموں کی تقدیر نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم اپنی نسلِ نو کو صحیح خطوط پر تربیت دیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں پیچھے نہیں ڈال سکتی۔ قومیں اپنے ملک کے رقبے، اپنی اونچی اونچی عمارتوں، اپنے دریاؤں، پہاڑوں، اپنی دنیاوی ترقی کے باعث باقی نہیں رہتی بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کی عمدہ تربیت سے ترقی کرتی ہے اور دنیا میں باقی رہتی ہے یعنی کسی قوم کے نوجوان اچھے ہوں، تعلیم یافتہ ہوں اُن کی تربیت اچھی ہو تو وہ خود اپنے ملک کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن اگر آج کا نوجوان ہی بے حس ہو، بے دین ہو، اخلاقی طور پر مردہ ہو تو وہ قوم کیا ترقی کرے گی اور کیا اُس کا مستقبل ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدام الاحمدیہ کی بنیاد بھی اسی فکر کے تحت رکھی تا کہ نوجوانوں کو دینی، علمی، جسمانی اور روحانی اعتبار سے مضبوط کیا جائے۔

آپؓ فرماتے ہیں:

”مَیں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 1938ء مطبوعہ اخبار الفضل 10 اپریل 1938ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

”مَیں آج اپنے عزیز بچوں اور بھائیوں کو اس بنیادی حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرو اور ان بنیادوں پر ہی خدام الاحمدیہ کے سارے کاموں کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ اگر بنیاد نہ ہو تو پھر آپ ہوائی قلعے تو بنا سکتے ہیں لیکن وہ مضبوط قلعے نہیں بنا سکتے جن کے متعلق بعض دفعہ خدا تعالیٰ یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان قلعوں میں پناہ گزین ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس قلعہ میں پناہ گزین ہو سکتے ہیں صرف وہ قلعہ آپکے دین کی حفاظت کر سکتا ہے صرف وہ قلعہ دشمن کے حملوں سے آپ کے لائے ہوئے اسلام کو بچا سکتا ہے... جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نام پر اور اللہ کے خوف اور خشیت کی بنیادوں کے اوپر کھڑا کیا جائے۔ جو قلعہ ہوا میں بنایا جائے اس کے نتیجہ میں خیالی پلاؤ پکائے بھی جاسکتے ہیں اور شاید کھائے بھی جاسکیں۔ لیکن خیالی پلاؤ نے نہ آپ کو فائدہ دینا ہے اور نہ دنیا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ان بنیادوں کو مضبوط کرنا ہمارے لئے ضروری ہے... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور رحم کی نگاہ سے انہیں نہیں دیکھتا اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کرتا وہ میری فوج کا سپاہی نہیں ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 20/ اکتوبر 1969ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

"پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے خدا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں، جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی، کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہوگی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔"

(بحوالہ الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1983ء صفحہ 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے نوجوانوں کو عالمی سطح پر جوڑا اور تعلیم و تبلیغ کے نئے دَر وا کیے۔

علامہ اقبال نے نوجوان کو مخاطب ہو کر کہا۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

آج کا نوجوان ٹیکنالوجی سے لیس ہے۔ اُسے روحانی اور علمی طور پر بھی لیس ہونا چاہیئے۔ وہ علم رکھتا ہو اور گول کرنا بھی جانتا ہو۔

سامعین! آج کے نوجوان کی زندگی سہولیات سے تو بھر گئی ہے، مگر سکون سے خالی ہے۔ اس کے ہاتھ میں اسمارٹ فون ہے، مگر دل میں روحانیت کا خلا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی انگلیاں دنیا سے جُڑی ہوئی ہیں، مگر روح اپنے رب سے کٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں دنیا کو قریب کر دیا، وہیں نوجوانوں کو مصنوعی دوستیوں، جھوٹی تصویروں اور فریب زدہ خوابوں میں الجھا دیا۔ آج کا نوجوان گھنٹوں اسکرین پر مصروف رہتا ہے، مگر اپنے اندر کی آواز سننے سے محروم ہے۔ دینی تعلیم اور اخلاقی اقدار سے دوری نے نوجوان کو صرف ڈگریوں کا پجاری بنا دیا ہے، جب کہ کردار کی بنیادیں کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ ذہنی دباؤ، بے چینی، احساسِ کمتری اور مایوسی نوجوانوں کی آنکھوں میں خوابوں کی جگہ آنسو لے آئی ہے۔

سامعین! قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ

"احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ معاشرے کے برے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں، اچھا سائنس دان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہیئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں، سستیاں ترک کر دیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔"

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 161)

سامعین! 2021ء کو ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب میں خدام کو اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور دنیا بھر میں نوجوانوں کی قربانیوں، اسلام، احمدیت اور خلافت سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی، جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے اور پھر فرمایا خدام و اطفال بہت انمول ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہم احمدیوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ شیطان ہر طرف سے پُر زور حملے کر رہا ہے۔ اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں، مَردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو ختم ہونے سے بچانا ہے تو پھر ہر

اسلامی تعلیم کے ساتھ پُر اعتماد ہو کر دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ترقی یافتہ ملکوں کی یہ ترقی ہماری ترقی اور زندگی کی ضمانت ہے اور اس کے ساتھ چلنے میں ہی ہماری بقا ہے۔ ان ترقی یافتہ قوموں کی ترقی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اب جوان کی اخلاقی حالت ہے اخلاق باختہ حرکتیں ہیں۔ یہ چیزیں انہیں زوال کی طرف لے جارہی ہیں اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو یہ آوازیں دے رہے ہیں اور اپنی تباہی کو بلا رہے ہیں۔ پس ایسے میں انسانی ہمدردی کے تحت ہم نے ہی ان کو صحیح راستہ دکھا کر بچانے کی کوشش کرنی ہے بجائے اس کے کہ ان کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ اگر ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی جو ان کے تکبر اور دین سے دُوری کی وجہ سے بظاہر بہت مشکل نظر آتی ہے تو پھر آئندہ دنیا کی ترقی میں وہ قومیں اپنا کردار ادا کریں گی جو اخلاقی اور مذہبی قدروں کو قائم رکھنے والی ہوں گی۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں خاص طور پر نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا سے متاثر ہو کر اس کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ جنوری 2017)

اگر ہم نے اپنے نوجوان کو محبت، مقصد، روحانیت اور کردار کی بنیادوں پر کھڑا کر دیا تو یہی نسل دنیا کی تقدیر بدل دے گی۔ ورنہ سوشل میڈیا، فیشن اور بے مقصد زندگی اُسے خاموشی سے نگل جائے گی۔ لہذا اب وقت آگیا ہے کہ ہم نوجوانوں کو صرف تنقید کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ اُن کے لیے کوئی راہ انہیں دکھائیں، اُن پر اعتماد کریں، اُن کے سوال سنیں اور اُن کی روح کی پیاس بجھائیں، تبھی ہم فخر سے کہہ سکیں گے کہ ہاں آج کا نوجوان ہماری امید ہے، المیہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذاتی اور اجتماعی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے، ہم اپنے عہدِ بیعت کو نبھانے والے ہوں، خلافت کے سچے فدائی بنیں اور جماعت کا روشن مستقبل بنیں۔ آمین

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

(بتعاون: عمیر احمد باجوہ)

✡✡✡✡